11ویں پیس سمپوزیم میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

انگریزی میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس

اس پروگرام میں نیوز ایجنسی Reuters، Ben Telivision، گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (GBC)، کرائیڈن ٹی وی، ایشن میڈیا گروپ، نائیجرین میڈیا کے نمائندگان، پاکستانی میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کے علاوہ بعض freelance journalists نے شمولیت اختیار کی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر پریس کے تمام نمائندگان نے کھڑے ہو کر حضورانور کا استقبال کیا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام نمائندگان سے فرمایا کہ تشریف رکھیں اور ان کا حال دریافت فرمایا اور ان تمام نمائندگان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد باقاعدہ پریس کانفرنس کا آغاز ہوا۔

☆......سب سے پہلے ایک جرنلسٹ **Katherine صاحبہ نے جن کا تعلق نیوز ایجنسی Reuters سے ہے اور پاکستان وافغانستان میں اس نیوز ایجنسی کی نمائندہ کے طور پر کام کرتی ہیں سوال کیا کہ پاکستان میں تو آپ کی جماعت پر ہونے والے مظالم کے حوالہ سے ہم خبریں شائع کرتے رہتے ہیں، لیکن کیا آپ کی جماعت کو یہاں یوکے میں بھی کسی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں یوکے میں تو مشکلات کا سامنا نہیں ہے۔ اسی لئے تو مَیں یہاں ہوں۔ اگر یہاں بھی مشکلات ہوتیں تو میں یہاں نہ ہوتا۔ اس ملک میں مکمل مذہبی آزادی ہے لیکن چونکہ پاکستان میں آپ کام کرتی ہیں اور وہاں رہ بھی چکی ہیں تو آپ کو پتہ ہوگا کہ وہاں بعض کالے قوانین کو ڈھال بنا کر کوئی بھی شخص تلوار اٹھا کر کسی کو قتل کرسکتا ہے۔ لیکن یہ صورتحال یہاں پر نہیں ہے اور میری دعا ہے کہ ایسی صورتحال یہاں پر کبھی پیدا بھی نہ ہو۔

☆......**اس کے بعد Ben Television کی نمائندہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ہمارا ٹی وی چینل یورپ اور افریقہ کو ملا کر کل تیس ملین افراد تک پہنچتا ہے۔** ہم عام طور پر افریقہ ریجن یا افریقہ سے تعلق رکھنے والی کمیونٹی کے حوالہ سے خبروں کو cover کرتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ سب سے پہلے تو مَیں آج کی دعوت پر خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اپنے ٹیبل پر موجود دیگر مہمانوں سے کہہ رہی تھی کہ آج کی یہ تقریب آنکھیں کھول دینے والی تھی۔ مختلف پسِ منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں جمع ہوئے۔ خلیفہ سے ملاقات کا شرف ملا اور آپ کے نظریات کو دیکھنے اور سننے کا موقع ملا ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اور مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس تقریب میں شامل کرنے پر بھی مَیں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یقیناً یہ ایک غیر معمولی اقدام ہے۔

اس مختصر تعارف کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ میڈیا آپ کی طرف سے دیئے گئے امن کے پیغام کو پھیلانے کیلئے کیا کرسکتا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہاں آئی ہیں اور میری تقریر سنی ہے۔ آپ میری تقریر کی ایک کاپی یا اس کی ریکارڈنگ حاصل کرسکتی ہیں۔ اب یہ ذمہ داری میں نے صرف سیاستدانوں یا اثر و رسوخ رکھنے والوں پر ہی نہیں ڈالی بلکہ یہ ذمہ داری میں نے عوام پر بھی ڈالی ہے۔ اور میڈیا کی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس پیغام کی تشہیر کریں کہ دنیا کو اس دور کے موجودہ حالات میں امن کی اشد ضرورت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے لوگ جو دنیا میں فساد پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں ان کی مدد کرنے کی بجائے ہم سب کو یکجا ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے لڑنا ہوگا۔

موصوفہ نے کہا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ اس قسم کی تقاریب کی میڈیا کوریج میں مزید وسعت پیدا کی جائے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے تو جس حد تک ممکن ہوا اس تقریب کی اطلاع عام کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میڈیا کی طرف سے بہت زیادہ اچھا ردِّعمل دیکھنے کو نہیں ملا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اگر آپ اپنے ٹی وی کے ذریعہ میری تقریر کی coverage کریں گی تو انشاء اللہ اس سے میڈیا کو مزید توجہ پیدا ہوگی۔

☆......**اس کے بعد نائیجرین میڈیا کے نمائندہ نے سوال کیا کہ حضورانور اُن لوگوں کو کیا نصیحت کریں گے جو شام وغیرہ جا کر لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کررہے ہیں؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں سب سے پہلے تو حکومتوں کو مشورہ دوں گا کہ ایسے نوجوان جو انتہاپسند بن رہے ہیں یہاں سے عراق اور شام جا رہے ہیں ان کے لئے نوکریاں مہیا کریں اور ان کے لئے یہاں پر مشاغل پیدا کریں۔ کیونکہ اس قسم کے لوگ مایوسی کا شکار ہیں اور مولوی انہیں غلط راستہ پر ڈال رہے ہیں۔ پس انہیں حقیقی اسلامی تعلیمات سکھانے کی ضرورت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے اپنی تقریر میں چند آیاتِ قرآنیہ کے حوالے دیئے ہیں۔ سارے قرآن کریم میں سے یہ تو چند ایک مثالیں تھیں۔ اگر یہ لوگ مسلمان ہونے کے ناطے قرآن کریم کی تعلیمات کا مطالعہ کریں تو وہ کبھی بھی شدت پسند نہ بنیں۔

☆......**اسی صحافی نے سوال کیا کہ ISIS کی فنڈنگ کو** کس طرح روکا جاسکتا ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی سوال مَیں نے اپنی تقریر میں اُٹھایا ہے کہ اس فنڈنگ کو کس طرح روکا جائے؟ جو لوگ ISIS کی سپورٹ کررہے ہیں ان کا سب کو پتہ ہے۔ حکومتوں کو بھی ان کا اچھی طرح علم ہے۔ اسی وجہ سے میں نے کہا ہے کہ اگر آپ واقعی اس فنڈنگ کو روکنے کا عزم رکھتے ہیں تو آپ ان گروپوں پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

☆......**اس کے بعد گھانا کے قومی ادارہ 'گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن' (GBC) کے نمائندہ ابراہیم صاحب نے کہا کہ:** سب سے پہلے تو میں حضورانور کی زبردست تقریر پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جس میں حضور انور نے دفاعی جنگ کے اسلامی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ اور مؤثر رنگ میں بیان فرمائے۔ حقیقی عدل وانصاف پر مشتمل اسلامی تعلیمات بیان کیں۔ ISIS کی مذمت کی اور کہا کہ ISIS حقیقی اسلام کی عکاسی نہیں کرتی۔ نیز حضورانور نے طاقت کے بل بوتے پر اسلام کی اشاعت ہونے کے نظریہ کی تردید کی۔

اس کے بعد موصوف نے سوال کیا کہ ISIS اور اس طرح کے دیگر انتہاپسند گروپ جو اسلام کے نام پر ظلم کرتے ہیں ان کے متعلق تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات سے ہٹے ہوئے ہیں اور جان بوجھ کر اسلامی تعلیمات کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے ان غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اسلام کی ان خوبصورت تعلیمات سے آگاہ نہیں ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: جماعت احمدیہ کا یہی مشن ہے کہ اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلایا جائے۔ آپ کے آباء واجداد مسلمان نہ تھے لیکن انہوں نے تبلیغ کے ذریعہ ہی اسلام قبول کیا۔ پس اسی طرح ہم بھی اسلام کا حقیقی پیغام پھیلا رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ العزیز اپنے اس مشن کو جاری رکھیں گے اور ضرور ایک دن ایسا آئے گا جب ساری دنیا ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہوگی اور محبت اور امن کی بات کررہی ہوگی۔

☆......**بعد ازاں یوکے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون صحافی** Lynda Bowyer نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کو سراہتے ہوئے حضورانور کا **شکریہ ادا کیا۔**

اس کے بعد موصوفہ نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ISIS جیسے بعض گمراہ گروپس اسلام کا نام بدنام کررہے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم حکومتی سطح پر یا باقاعدہ طور پر بعض تنظیموں اور اداروں کے ذریعہ لوگوں میں آگاہی پیدا کرنے کا کوئی مؤثر پروگرام بناسکیں؟ اس پروگرام کا تعلق صرف اماموں اور مدرسوں سے نہ ہو بلکہ انتہائی بنیادی سطح پر جیسے سکولوں وغیرہ میں بچوں کو educate کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ اصل میں 'اسلام' کیا ہے؟ اس حوالہ سے آپ کی کیا رائے ہے؟ اور کیا جماعت احمدیہ اس قسم کے پروگرام کا حصہ بن سکتی ہے؟ اگر بن سکتی ہے تو کس حد تک بن سکتی ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں۔ ہم تو یہ کام پہلے ہی کررہے ہیں۔ افریقہ میں کام کررہے ہیں۔ وہاں سکول چلا رہے ہیں۔ میں آپ کو بتا تا چلوں کہ ہمارے سکولوں میں صرف اسلام کے بارے میں ہی تعلیم نہیں دی جاتی بلکہ وہاں پر بائبل بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس حوالہ سے ہم آزاد خیال ہیں۔ ہم غیر مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی دیتے ہیں تاکہ لوگ مذہب کی حقیقی تعلیم کو جان سکیں۔ پس جس حد تک ممکن ہے ہم کررہے ہیں۔ اسی طرح یہاں پر اگر آپ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے ہماری نوجوان نسل کو کبھی بھی شدت پسند نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ ہم شروع سے ہی انہیں ان کے حقیقی مذہب کے بارے میں بتاتے ہیں۔ انہیں بتایا جاتا ہے کہ ان کے فرائض کیا ہیں؟ ان کو سکھایا جاتا ہے کہ حقوق اللہ کیا ہیں اور حقوق العباد کیا ہیں؟ جب انہیں ان ساری باتوں کا احساس ہو جاتا ہے تو کبھی بھی انتہاپسند نہیں بن پاتے۔ پس ہم تو اپنے محدود ذرائع کے اندر رہتے ہوئے ہر ممکن کوشش کررہے ہیں بلکہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ہماری ان کوششوں کا حصہ بنیں۔

اس پر موصوفہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی ان کوششوں سے تو مَیں واقف ہوں لیکن کیا اس حوالہ سے بڑے پیمانہ پر بھی کام ہوسکتا ہے جہاں ہم دوسرے مذاہب کو بھی مؤثر رنگ میں ان کوششوں کا حصہ بناسکیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: یہی تو میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہم اپنی کوشش کررہے ہیں۔ ابھی اسی سال فروری میں ہم نے 'بین المذاہب' کانفرنس کا انعقاد کیا تھا جس کا موضوع 'اکیسویں صدی میں خدا کا

تصور تھا۔ اس میں یہودی علماء، عیسائی پادری، ہندو سکالرز، اور بعض دیگر مذاہب کے علماء اور بعض سیاستدانوں نے تقاریر کیں اور میں نے خود بھی تقریر کی تھی۔ اس کانفرنس میں تمام پڑھے لکھے اور عالم لوگ شامل ہوئے تھے۔ پس ہم اس پیغام کو عام کرنے کی اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن کیا آپ کو پتہ ہے کہ برطانیہ میں احمدی مسلمانوں کی تعداد صرف تیس ہزار ہے جبکہ باقی مسلمان دو ملین یا اس سے بھی زیادہ ہیں؟ پس امن کے قیام کے حوالہ سے جو کوششیں ہم کر رہے ہیں وہ دو تین ملین مسلمانوں کی کوششوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ پس ہم تو کوششیں کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

☆......**اس کے بعد ایک انگریز مہمان نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ** حضور انور نے آج کی تقریر میں اسلامی جنگوں **کی بات کی ہے۔ اگر یہ جنگیں دفاعی تھیں تو مسلمانوں کی حکومت ایک طرف سپین اور دوسری طرف انڈیا تک کیسے پہنچ گئی؟ اس میں تضاد لگ رہا ہے۔ کیا آپ اس حوالہ سے کچھ بتا سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے اپنی تقریر میں انڈیا کے جنوبی حصہ کا ذکر کیا ہے، اس میں سندھ کا ذکر نہیں کیا۔ انڈیا میں اسلام سب سے پہلے جنوبی علاقہ کی طرف سے داخل ہوا اور اس کے بہت عرصہ بعد محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا تھا۔ یہ دونوں باتیں الگ الگ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ مَیں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور اسلام کی پہلی صدی میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ ممالک پر قبضہ کرنے کیلئے نہیں لڑی گئیں تھیں بلکہ وہ جنگیں صرف اس لئے ہوئیں کہ دوسری قوموں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی اور اس کے جواب میں مسلمانوں کو جنگ لڑنا پڑی۔

☆......**اس کے بعد لندن ٹی وی کی نمائندہ صحافی Juliet نے سوال کیا کہ بعض مسلمان کہتے ہیں کہ Poppy Appeal غیر اسلامی ہے لیکن احمدی مسلمان تو poppy appeal کو سپورٹ کرتے ہیں۔ احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں کی سوچ میں یہ فرق کیوں ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: دوسرے مسلمانوں کا تو ہمیں پتہ نہیں۔ ہمیں تو صرف اپنا پتہ ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس وقت ہم ہی وہ مسلمان ہیں جو حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وطن سے محبت مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ پس اگر برطانیہ ہمارا ملک ہے اور ہم یہاں سے ہر قسم کے فوائد حاصل کرتے ہیں تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ملک سے پیار کریں۔ پس اگر آپ اپنے ملک سے پیار کرتے ہیں تو پھر poppy appeal ہو یا اس طرح کی کوئی اور چیز ہو اس کا حصہ بننا ہوگا۔

اسی صحافی خاتون نے مزید سوال کیا کہ بعض پڑھے لکھے نوجوان بھی جہاد کی فلاسفی میں آسانی سے پھنس جاتے ہیں؟ ایسے نوجوانوں کو برطانیہ اور دیگر ممالک میں کیسے روکا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ لوگ مایوسی کا شکار ہیں۔ ان میں سے بعض پڑھے لکھے تو ہیں لیکن انہیں نوکریاں نہیں مل رہیں۔ ابھی حال ہی میں خبروں میں آیا تھا کہ یوکے میں بے روزگاری کی شرح میں کچھ کمی واقع ہوئی ہے لیکن اس کا سب سے کم فائدہ نوجوانوں کو ہوا ہے۔ پس اگر تعلیم ہونے کے باوجود انہیں نوکریاں نہیں مل رہیں تو وہ مایوسی کا شکار ہونے لگ جاتے ہیں اور اسی حال میں جب وہ مولویوں کے پاس جاتے ہیں تو مولوی اُن سے کہتے ہیں کہ اگر آپ ISIS میں شامل ہو جاؤ تو تمہیں 7 ہزار ڈالرز یا اتنی رقم یکمشت ملے گی جبکہ اتنی رقم ہر ہفتہ یا ہر مہینہ ملے گی۔ تو نوجوانوں کے لئے نوکریاں پیدا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مَیں خود ایک ایسے نوجوان کو جانتا ہوں جو کہ احمدی نہیں ہے اور اُس نے کیمسٹری میں پی۔ایچ۔ڈی کر رکھی ہے لیکن اس کو مناسب نوکری نہیں مل رہی اور بس ڈرائیور کی نوکری کر رہا ہے۔ یعنی کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد بھی وہ اپنی قابلیت ضائع کر رہا ہے۔ اور یہی چیزیں مایوسی کا باعث بنتی ہیں اور پھر مایوسی ان کو اس قسم کے گھناؤنے کاموں پر مجبور کرتی ہے۔

☆......**اس کے بعد خاتون صحافی ڈاکٹر Erica Hugg جو کہ لندن کے مشہور اخبار Asian News** کی نمائندہ تھیں انہوں نے **پوچھا کہ** اس دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے قیام میں **عورت کا کیا کردار ہو سکتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اصل کردار تو ہے ہی عورت کا نہ کہ مرد کا۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورت اپنے بچوں کی اس طرز پر تربیت کرتی ہے کہ وہ معاشرہ کا، قوم کا، ملک کا اور اپنے مذہب کا مفید وجود بن جائیں تو وہ عورت دراصل جنت میں ایک گھر بنا لیتی ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ آپ کا لندن اور Midlands میں موجود ایشین لوگوں کیلئے کیا پیغام ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: میرا پیغام وہی ہے جو میں نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا ہے کہ لوگ اپنے خالق کو پہچانیں۔ اور مسلمانوں کو یہ بات بالخصوص یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اگر آپ کا اس آیت پر ایمان ہے تو پھر آپ کبھی بھی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اردو میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس

اس کے بعد اردو میڈیا سے تعلق رکھنے والے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس کا پروگرام شروع ہوا جس میں متعدد اخبارات و رسائل کے نمائندگان صحافی اور ممبر آف یورپین پارلیمنٹ امجد بشیر صاحب شامل ہوئے۔

☆......**ایک صحافی نے سوال کیا کہ** اس دفعہ آپ نے ISIS کے بارہ میں بہت زور دیا ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ؟

اس کے جواب میں حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس لئے کہ یہاں کے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ ISIS کے بارہ میں اسلام کیا کہتا ہے؟ میں نے انہیں بتایا ہے کہ اس حوالہ سے قرآن کیا کہتا ہے۔ اور اگر ISIS اس کے خلاف کر رہی ہے تو وہ اسلام نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: کچھ میڈیا نے یہ معاملہ اُٹھایا ہوا تھا اور کچھ ISIS نے خود بھی باتیں کیں کہ ہمارے یہ پروگرام ہیں۔ پس مَیں نے تو یہی بتانا تھا کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ میں نے ابھی چند پہلو بتائے ہیں ورنہ قرآن کریم تو ایسی باتوں سے بھرا پڑا ہے جہاں امن و سلامتی، پیار اور محبت کا ذکر ہے۔

☆......**اسی صحافی نے پوچھا کہ** ISIS اب عراق اور شام سے نکل کر پاکستان بھی پہنچ گئے ہیں اس بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستانیوں کا تو یہ حال ہے کہ جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔ جہاں دیکھتے ہیں کہ زور ہے وہاں ساتھ ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں ISIS آ تو گئی ہے لیکن ابھی تک صرف لاہور کے ایک علاقے کی خبر آئی تھی کہ وہاں ISIS پہنچی ہے۔ مگر طالبان اور القاعدہ کی طرف سے پہلے بیان آیا تھا کہ وہ انہیں join کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے بعد ان کے کسی اور لیڈر کا بیان آیا کہ ہم تو ان کے خلاف ہیں، ہم ان کے ساتھ نہیں مل سکتے۔ ہم تو 'مُلّا عمر' کے مرید ہیں یا اس کی پارٹی کے ہیں۔ تو دیکھنے والی بات یہ ہے کہ وہ کس حد تک ISIS کے ساتھ sincere ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: باقی یہ بھی مَیں نے کہہ دیا ہے کہ جس تیزی سے یہ بڑھ رہی ہے اُسی تیزی سے اُس نے پیچھے بھی ہٹنا ہے بشرطیکہ حکومتیں بھی انصاف پسند ہو جائیں۔ اور جو مسلمان حکومتیں ہیں وہ بھی انصاف پسند ہوں۔ اور جو ان کے مددگار ہیں وہ بھی اس چیز کو realize کر لیں کہ یہ صرف مسلمان ملکوں میں نہیں رہے گی بلکہ اس نے ان کے ہاں بھی پہنچنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب آسٹریلیا والوں نے بھی وہاں بڑی alarming صورتحال کا اعلان کر دیا ہے۔ تو آپ ٹھیک کہتے ہیں کہ یہ پھیل رہی ہے۔ پاکستان، آسٹریلیا اور انڈونیشیا اور پتا نہیں far east میں کہاں کہاں تک چلی گئی ہے؟ لیکن اس کے نام کا ہوا جو بیٹھ گیا ہے وہ اسی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ باقی ان کی طاقت اتنی زیادہ نہیں ہے۔ طاقت وہیں اسی جگہ contained ہے جو عراق اور Syria کا علاقہ ہے۔

☆......**نمائندہ نے کہا کہ** مسئلہ یہ نہیں کہ ISIS پاکستان میں ہے یا نہیں ہے لیکن مسئلہ صرف یہ ہے کہ اب تک امریکہ نے یا رشیا نے یا دیگر بڑی طاقتوں نے کوئی ایسا قدم عملی طور پر نہیں اٹھایا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہیں کی پیداوار ہے۔ انہوں نے کیا قدم اٹھانا تھا؟ میں نے یہی تو اشارہ کیا تھا کہ انہی کی پیداوار ہے۔ کل امریکہ نے کہا ہے کہ پہلے 1500 فوجی بھیجے تھے، اب ہم 1500 فوجی دوبارہ بھیج رہے ہیں۔ وہ تو یہی خبریں شائع کر رہے ہیں۔

☆......**نمائندہ نے کہا کہ** اب ہمارے چار Militants ہوتے ہیں اور ڈرون attack کر کے چاروں کو مار دیتے ہیں۔ ان کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کہاں کہاں موجود ہیں۔ لیکن ISIS پر ابھی تک ایک ڈرون حملہ بھی نہیں ہوا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی تو مَیں کہہ رہا ہوں۔ ان کے پاس ایسے ایسے sophisticated اور precision والے ہتھیار آ چکے ہیں کہ target کر کے جہاں مارنا چاہیں مار دیں۔ لیکن وہ مارنا ہی نہیں چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تھوڑی سی disturbance بھی رہے تا کہ ہمارا کاروبار بھی چلتا رہے۔ ہماری اسلحہ کی انڈسٹری بھی چلتی رہے اور مسلمان ملکوں کی ترقی بھی نہ ہو۔

☆......**اس کے بعد ایک نمائندہ صحافی نے سوال کیا کہ** آپ نے بتایا ہے کہ ISIS کے پیچھے بھی کسی کا ہاتھ ہے۔ اس بارے میں ہمیں interfaith والوں کے فون آتے ہیں کہ آپ ISIS کے اوپر کوئی بات کریں۔ تو ہم یہاں کی آبادی میں اس پیغام کو کس طرح propogate کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی

ذمہ داری تو میں نے ڈالی ہے۔ میں نے تبھی لوگوں سے کہا ہے کہ تمہارا کام ہے کہ خود بھی کرو اور اپنی حکومتوں کو اور politicians کو pressurize کرواور influential لوگوں سے کہا ہے کہ تم لوگوں کا کام ہے کہ اپنے اپنے علاقے میں اس پیغام کو پھیلاؤ تو پھر ISIS کا اختتام تیس یا سو سال کی بات نہیں رہے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایک بات اور بتا دوں کہ جب تک مسلمانوں میں unity پیدا نہیں ہو گی غیر مسلم طاقتیں انہیں کبھی بھی ترقی نہیں کرنے دیں گی اور یہی ان کا plan ہے۔ لبنان ترقی کر رہا تھا تو تباہ کر دیا۔ لبنان کا شہر 'بیروت' پیرس بن رہا تھا لیکن تین سال میں کھنڈر بنا دیا۔ اسی طرح عراق کے شہر بغداد کے بارے میں بھی کہتے تھے کہ وہ بھی یورپ کا کوئی شہر بن رہا ہے۔ لیکن سال کے اندر اندر اس کو اڑا کے رکھ دیا۔ لیبیا میں کیا ہوا؟ اب وہاں پر کوئی حکومت ہی نہیں ہے۔ تو یہ اگر مسلمان مل کر کوشش کریں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔

☆......**اس کے بعد یورپین پارلیمنٹ کے ممبر (MEP) امجد بشیر صاحب** نے کہا کہ اس ملک کی ترقی میں ہمارے پاکستانیوں اور مسلمانوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ ہمارے آباء نے بڑی محنت کی اور بارہ بارہ گھنٹے کام کیا۔ اس کی وجہ سے ہمارا بڑا وقار تھا۔ ٹھیک ہے ہمیں بھی فوائد ملے لیکن ہم نے بھی contribution کی ہے۔ لیکن اس وقت ہم پر دو الزام لگ رہے ہیں۔ ایک extremism کا اور دوسرا 'چائلڈ سیکس گرومنگ' کا۔ میرا سوال ہے کہ ہم کیسے ان الزامات کو رد کریں۔ اپنا وقار بڑھائیں اور اپنے نوجوانوں کو اچھے راستے پر لے کے آئیں؟

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جب آپ یہاں آئے تھے تو آپ کے ساتھ خود غرض مُلّاں نہیں آیا تھا۔ آپ کے والدین آئے تھے۔ وہ محنت کرنے آئے تھے بلکہ حکومت کی طرف سے انہیں لایا گیا تھا۔ اس وقت حکومت کو انڈسٹری میں ان کی ضرورت تھی۔ انہوں نے محنت کی، سب کچھ کیا لیکن محنت میں اتنے involve ہو گئے کہ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم تو دے دی لیکن دوسری تعلیم نہیں دے سکے جو دین کی تعلیم تھی۔ پھر جب احساس ہوا کہ ہم نے دینی تعلیم دینی ہے پھر vested interest والے مُلّا کو import کیا گیا جس نے آ کر مسجد کے نام پر اسلام کی غلط تعلیم پیش کرنی شروع کر دی۔ ایک دوسرے کو فرقہ بازی کی تعلیم دینی شروع کر دی۔ وہیں سے تو یہ radicalization شروع ہو گئی تھی۔ یہ سب آج سے تیس چالیس سال پہلے سے شروع ہو چکا تھا اور آج اس کی انتہا ہو گئی ہے۔ جب مُلّاں نے اپنا کردار ادا کیا اور لوگ پڑھ لکھ بھی گئے تو ان میں frustration پیدا ہوئی۔ اس لئے کہ ان کو صحیح طرح jobs نہیں مل رہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
اب پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ یو کے میں unemployment rate میں کافی کمی پیدا ہوئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تھا کہ جو unemployment rate میں کمی آئی ہے اس میں سب سے کم فائدہ youth کو ہوا ہے۔ وہ frustrated لوگ جو پڑھے لکھے ہیں انہوں نے پھر کہیں تو جانا تھا؟ جب ان کو القاعدہ اور دوسری جگہوں سے ایک وقت میں چھ چھ ہزار ڈالر مل جاتے ہیں اور پھر ماہوار بھی ملتے رہتے ہیں تو وہاں چلے گئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
آپ یورپی یونین میں ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ recently آپ کی یونین میں ہی پارلیمنٹ میں ایک انٹیلی جنس کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں انہوں نے یہی کہا ہے کہ 'وہابیت' کے فروغ کے لئے اسلامک گروپس کی طرف سے ملینز آف ڈالر خرچ کئے جا رہے ہیں یا شیعوں کو مارنے کے لئے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ تو ہم ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر اور فسادوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اب سعودی عرب میں پچھلے دنوں شیعوں کو مار دیا۔ وہاں ایک چینل چلتا ہے جو شیعوں کے خلاف کچھ نہ کچھ بولتا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے بھی لوگ radicalized ہوتے ہیں۔ تو وہاں کے منسٹر آف کلچر کو کچھ عقل آئی اور اس نے یہ چینل بند کر دیا۔ لیکن اگلے ہی دن بادشاہ نے اس منسٹر کو sack کر دیا اور چینل دوبارہ شروع ہو گیا۔ تو ہم خود مسلمان ہی اس کی وجہ بن رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مَیں نے یہ اس لئے کہا ہے کہ آپ جب تک خود نہیں بدلتے، کچھ نہیں ہوسکتا۔ کوئی سال ڈیڑھ سال کی بات ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ساٹھ ملین ڈالرز کی امداد دینی تھی جو سعودی عرب کے ذریعے دی گئی۔ سعودی عرب کے ذریعہ کیوں دی؟ اس لئے کہ تم نے جو شیعوں کے خلاف فساد پیدا کرنا ہے یا کسی گروپ کے خلاف فساد پیدا کرنا ہے وہ کرو تا کہ ہم ڈائریکٹ involved نہ ہوں۔ تو ہم مسلمان جب تک خود اپنی اہمیت کو realize نہیں کریں گے اس وقت تک یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ اس لئے ہمیں ایک ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
انگلش پریس کانفرنس میں کسی نے پوچھا تھا تو میں نے اسے یہی کہا تھا کہ جب مسلمان ایک ہو جائیں گے، ایک طاقت بن جائیں گے تو نہ امریکہ کی طاقت ہمارے مقابلے میں کچھ کہہ سکتی ہے نہ کوئی اور ویسٹرن طاقت رہ سکتی ہے۔ پس اگر مسلمان ایک ہو جائیں تو نہ آپ کو یہ شکوہ ہوگا کہ ہم نے اِن کو کیا دیا اور انہوں نے ہمیں کیا دیا؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ نے ان کے لئے محنت کی تو انہوں نے آپ کو تعلیم دے دی۔ ایک عام فیملی کا بچہ جو پاکستان یا انڈیا سے یہاں آیا تھا وہ اگر وہاں ہی رہتا تو اس کا بچہ زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس ہوتا۔ یہاں آ کر اس نے پی ایچ ڈی بھی کر لی، اس نے ایم بی بی ایس کر لیا، مزید specialization کر کے consultant بن گیا۔ کوئی انجنیئر بن گیا تو کوئی scientist بن گیا۔ انہوں نے آپ کو تعلیم تو دی لیکن یہاں بھی saturation کی ایک حد ہے۔ اور جب 2008ء کے بعد دنیا میں crisis آیا۔ اس کے بعد سے دیکھ لیں یہ سارا زوال شروع ہو گیا۔ جب ان تعلیم یافتہ لوگوں کی کھپت نہیں ہو سکی تو یہی frustrated لوگ تھے جن کو مُلّاں نے گھیر لیا۔ انہوں نے کہا چلو ان کو قابو کرو۔ تو بہت سارے فیکٹرز اس میں involve ہو گئے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مذہب سکھانے کے لئے مسجدوں کا اجراء کیا۔ مذہب کیا آنا تھا ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے والا بنا دیا۔ تو ہمیں یہ سوچنا چاہئے، غور کرنا چاہئے: ہمارے اندر کہاں کہاں غلطیاں ہیں؟ اپنی غلطیوں پہ نظر رکھیں۔

☆......اس کے بعد **ایک نمائندہ** نے کہا کہ آپ کی speech بہت اچھی تھی۔ لیکن برطانیہ کے اندر جو مسلمان طبقہ موجود ہے اس حوالہ سے مَیں بات کر رہا ہوں کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جو کمیونٹیز کے اندر سے radicalization کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں وہ اس سیمینار کی صورت میں ہوں یا کسی اور پروگرام کی صورت میں ہوں؟ کیا main stream Britian ان باتوں کو نوٹ کر رہا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ آوازیں ہر ایک حلقے میں اٹھنی چاہئیں۔ جو یہاں 2.3 ملین مسلمان ہیں اُن تک یہ آواز پہنچنی چاہئے۔ آپ لوگوں کو بھی اپنے اپنے حلقے میں یہ آواز اٹھانی چاہئے۔ اس قسم کے functions آرگنائز کرنے چاہئیں۔ مجھے دیکھ لیں، مَیں اب آپ کی ایسٹ لندن کی مسجد میں جا کر تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مَیں تو اپنی مسجد میں ہی کہہ سکتا ہوں۔ پانچ سات ہزار یا آٹھ ہزار آدمی جو میرے پیچھے جمعہ پڑھنے آتے ہیں یا جو سنتے ہیں انہی سے کہہ سکتا ہوں۔ تو اگر آپ اپنی مسجد کے منبر پر یہ پابندی لگا دیں کہ اس منبر کے ذریعہ ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرنے کے بجائے صحیح اسلامی تعلیم دینی ہے۔ اب دیکھیں میں نے قرآن شریف کی آٹھ دس آیتوں کے حوالے سے ہی بتایا۔ یہ صرف آٹھ دس آیتیں تو نہیں جو امن اور سلامتی کا پیغام دیتی ہیں یا جنگوں کے طریقے بتاتی ہیں؟ یہ تو بیشمار ہیں۔ تو ان لوگوں کو بتائیں کہ اصل اسلامی تعلیم یہ ہے۔

جب اتنی مسجدیں بن چکی ہیں اور لوگوں کا مسجدوں کی طرف جانے کا رجحان بھی زیادہ ہو گیا ہے تو آپ مولویوں سے یا جو سکالرز وہاں تقریریں کرتے ہیں ان سے جب یہ کہیں گے کہ تم نے امن اور سلامتی کی باتیں کرنی ہیں نہ کہ غلط قسم کے جہاد کی باتیں۔ تو خود ہی اِن لوگوں کے برین واش ہوتے رہیں گے اور جو انہیں غلط طریقے سے قائل کیا جا رہا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

☆......**ایک صحافی نے سوال کیا کہ کیا** آپ کو آنے والے دنوں میں برطانیہ میں موجود idealogical divide یا polarization کم ہوتی دکھائی دے رہی ہے یا بڑھتی نظر آ رہی ہے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ بڑھتی جائے گی۔ یہ کم کس طرح ہوتی ہے؟ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ یہ تو بڑھ رہی ہے اور جس طرح میں نے بہت سارے فیکٹرز کا ذکر کیا ہے کہ نوجوانوں کو تعلیم کے باوجود جاب نہیں مل رہی۔ ابھی میں ایک مثال دے رہا تھا کہ میں ایک مصری لڑکے کو جانتا ہوں جس نے کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔ اب جس نے پی ایچ ڈی کی ہے اس کی تو یہی خواہش ہو گی کہ میری تعلیم یا میرے status کے مطابق مجھے جاب ملے یا میں ریسرچ میں جاؤں۔ لیکن اسے کچھ نہیں ملا اور بالآخر وہ omnibus بس چلا رہا ہے۔ تو اس کے بچے یہی کہیں گے کہ ہمارے باپ نے پی۔ایچ۔ڈی کر کے کیا کر لیا جو ہم پڑھیں؟ بہتر ہے کہ کچھ اور ہی کرتے ہیں۔ اگر جان کی بازی لگ گئی تو ٹھیک ہے۔ ورنہ کم ازکم ہر ماہ ڈالرز تو ملیں گے۔

پھر موصوف نے کہا کہ: آپ کی تقریر بہت شاندار تھی۔ آجکل سوشل میڈیا بہت طاقتور ہے۔ اس کے ذریعہ اس پیغام کو پھیلانا چاہئے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ تو politicians کے ہاتھ میں ہے۔ میں تو politician نہیں ہوں۔ لیکن آپ تو politician ہیں اور آپ کے پاس طاقت بھی ہے تو آپ کم ازکم Wales کے علاقہ میں یا اپنی constituencey میں ہی اس پیغام کو پھیلائیں۔ اسی لئے آج میں نے کہا ہے کہ ہر ایک عام آدمی جو اس ملک میں رہتا ہے اس کی بھی ذمہ داری ہے چاہے وہ انگریز ہے یا پاکستانی؟ آپ اس ملک میں رہتے ہیں، یہاں کی

شہریت لی ہوئی ہے، یہاں کا پاسپورٹ لیا ہوا ہے۔اس طرح اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے پاکستانی پاسپورٹ نہیں لیا یا جن مسلمان ملکوں سے آئے ہوئے ہیں وہاں کے پاسپورٹ نہیں لئے ہوئے اور صرف برٹش نیشنل ہیں۔تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔کون سے وطن کی محبت؟ صرف اس وطن کی محبت جہاں تمہارا اپنا دین ہو یا جہاں آپ رہتے ہو؟ اس کو differentiate تو نہیں کیا گیا۔تو پھر وطن کی محبت کا تقاضا ہے کہ جو لوگ یہاں آرہے ہیں اور فائدہ اُٹھا رہے ہیں وہ یا تو فائدہ نہ اٹھائیں۔اگر فائدہ اٹھا رہے ہیں تو پھر اس ملک کا جو حق ہے وہ بھی ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دیکھیں! ہم تو ساری دنیا میں پیغام پہنچا رہے ہیں۔ہمارے پاس جو میڈیا ہے، جو انٹرنیٹ ہے یا ہمارا ایم ٹی اے چینل ہے اس کے ذریعے سے پیغام پہنچا رہے ہیں۔یا اب باہر کے میڈیا میں بھی ہمیں exposure ملنا شروع ہو گیا ہے۔یہاں یوکے میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال ہو گئے ہیں۔لیکن پہلے کبھی 'بی بی سی' نے ہمارا پروگرام نہیں دیا۔اب پچھلے دنوں میں آٹھ دس پروگرام دے دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک جرنلسٹ میرا انٹرویو لینے کے لئے بھی آ گئی اور بعد میں ایک پروگرام بنا دیا۔مَیں جب آسٹریلیا گیا ہوں تو ان کا وہاں جو سب سے بڑا اینکر ہے اس نے پروگرام کیا۔وہ پروگرام سینتالیس ملکوں میں سنا جاتا ہے۔اس میں بتایا گیا کہ اسلام کا کیا پیغام ہے اور اسلام کی امن بارے میں کیا تعلیم ہے؟ بلکہ ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز ہے اس نے وہ انٹرویو شائع کرنا تھا تو اس نے ٹویٹ کر دیا۔اس ملائیشین ریجن کے اینکر نے جو وہاں کا سب سے مشہور اینکر ہے اس نے اس Tweet کو دیکھا اور اپنے followers کیلئے retweet کر دیا کہ اس رسالہ میں جو انٹرویو آرہا ہے وہ بڑا اچھا ہے۔تو ہماری جہاں تک کوشش ہے ہم پیغام پھیلا رہے ہیں۔اب میں آسٹریلیا گیا تھا۔ایک خیال ہے کہ وہاں ان کے انٹرنیشنل پریس، ٹی وی چینلز اور نیوز پیپرز وغیرہ کے ذریعہ کم از کم تین کروڑ لوگوں تک یہ message پہنچا۔پس ہم تو جو کوشش ہے وہ کر رہے ہیں۔باقی دنیا کو بھی کوشش کرنی ہوگی۔

موصوف نے کہا کہ آخر میں چھوٹی سی ایک عرض ہے کہ 'مسلمان کون ہے؟' دراصل یہاں سے موومنٹ شروع ہونی چاہئے کہ دنیا میں ہر کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے۔کسی کو کافر کہنا جائز نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بالکل جائز نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں یہ لکھا ہے کہ جو تمہیں آکر سلام کہتا ہے اس کو بھی نہ کہو کہ تم کافر ہو۔

☆...... **پھر ایک** صحافی نمائندہ نے کہا کہ میرے ذہن میں ایک سوال ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ عراق کے بعد لیبیا، افغانستان، سیریا جب ان کی حالت ابتر کر دی گئی تو اس کے بعد مسلم دنیا میں بالخصوص امریکہ کے خلاف اور بالعموم 'مغرب' کے خلاف سوالات اٹھنے شروع ہو گئے اور ایک دم ISIS بھی پیدا ہو گئی ہے۔سنا ہے کہ ان کے پاس جو war equipment ہے اتنا حکومتوں کے پاس بھی نہیں ہے۔وہ کہاں سے آرہا ہے۔؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج یہی سوال تو میں نے اٹھایا تھا۔چلیں فرض کر لیں کہ ان کے پاس equipment کہیں سے آ گیا ہے۔فرض کریں میں نے آپ کو مار کر آپ سے ایک بڑی اچھی توپ چھین لی۔اب میرے پاس اس کی گولیاں بھی تو ہونی چاہئیں؟ جب میں سو یا ہزار گولی چلا دوں گا تو باقی کا گولہ بارود میرے پاس کہاں سے آئے گا؟ ہر آرمی کا ایک اصول ہوتا ہے کہ جنگ کے دوران اگلی فوج کی supply line کاٹ دی جائے تا کہ اگلے soldiers اگر لڑ بھی رہے ہیں تو لڑتے رہیں۔جب سپلائی لائن کٹ آف ہو جائے گی تو وہیں ٹریپ ہو جائیں گے۔یہاں عجیب کمال ہے کہ نہ ان کی سپلائی لائن کٹتی ہے نہ ان کے تیل کے ٹینکر سمندروں میں روکے جاتے ہیں۔آخر اس میں سے کچھ نہ کچھ بڑی طاقتوں کو بھی مل رہا ہے تبھی تو انہوں نے اجازت دی ہوئی ہے۔ایران پر تو فوراً sanctions لگا دیتے ہیں اور اس کی جو پروڈکشن ہے وہ آدھی سے بھی کم ہو جاتی ہے لیکن ISIS پر کوئی روک نہیں لگائی جا رہی۔یہ سب کیا ہے؟ کہاں سے اسلحہ آ رہا ہے؟ میں تو مسجد میں بیٹھنے والا آدمی ہوں۔آپ دنیا دار آدمی ہیں، آپ مجھے بتائیں؟

☆...... ایک **صحافی نے کہا کہ پہلے سوال ہوا تھا کہ چائلڈ سیکس گرومنگ کے حوالہ سے پاکستانیوں پر جو cases ہوئے ہیں اُس حوالہ سے بھی یہاں تشویش ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اپنے دین سے پرے ہٹنے کی وجہ سے ہے۔اگر دین کا صحیح علم ہو تو یہ چیزیں کیوں ہوں؟ اب جو فرسٹریشن ہوتی ہے وہ کہیں نہ کہیں تو نکالی ہوتی ہے۔اس فرسٹریشن کو دور کرنے کے لئے ان چیزوں میں پڑ جاتے ہیں، جنگوں میں پڑ جاتے ہیں، فساد کرنے میں پڑ جاتے ہیں، چوریوں میں پڑ جاتے ہیں یا آپس میں لڑائیوں میں پڑ جاتے ہیں۔اب کہتے ہیں کہ ایسٹ لندن یا برمنگھم کے بعض علاقوں میں لڑائیاں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ وہاں مسلمان زیادہ ہیں۔اب یہ مجھے کسی احمدی نے نہیں بتایا۔دوسرے دوست ہی بتاتے رہتے ہیں کہ اس طرح باتیں ہو رہی ہیں۔تو یہ کیوں ہو رہا ہے؟ اسی لئے کہ ہم نے جس غرض کے لئے مسجدیں بنائی تھیں وہ حاصل نہیں ہوتی۔مسجدیں کس لئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے بندے کو دو قسم کے حقوق ادا کرنے کا کہا ہے۔ایک خدا تعالیٰ کا حق اور دوسرا بندوں کا حق۔اگر ان مسجدوں سے نہ خدا کا حق ادا ہو رہا ہو، نہ بندوں کا حق ادا ہونے کی تلقین کی جا رہی ہو اور غلط قسم کی باتیں سکھائی جا رہی ہوں تو کیا ہوگا؟ جب ان کی اپنی حالت ایسی ہے تو انہوں نے یہ چائلڈ سیکس گرومنگ اور child abuse وغیرہ ہی کرنی ہے۔

یہ پریس کانفرنس رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہی۔